تفسیرِ قرآن میں مصادرِ روایت اور بیانِ روایت نقل کرنے کے اسالیب
(برصغیر کے تفسیری ادب کے تناظر میں)

Style of the Citation of the Sources of Tradition And Narration of Tradition in the Commentary of the Holy Quran (In the Context of the Exegesis Literature of The Sub-Continent)

اسماء شاہد: پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر عاصم نعیم: ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Quran is the last revealed book from almighty Allah carries principle guidelines for every sphere of life. It is an Arabic text, thus needed comprehensive understanding to cater the need of the people. The said thirst for understanding of the Quran acts as an important catalyst for the exegeses writing. Since the era of the Prophet, Quran is the main subject of study to address the various issues for Muslims whether philosophical or practical. Commentaries of Quran in the contemporary age, usually formed by Quoting Ahadith (Traditions of Prophet PBUH), quotes of companions of Prophet PBUH and quotes of the followers of companions of Prophet PBUH. It is the most popular trend in commentary writing. Such commentaries are known as Tafseer Bilma'thoor. Quoting only authentic Ahadith in the light of principles of Ahadith, is an accepted trend. While reproducing traditions in abundance without giving much importance to their authenticity or validity is a marked aspect of others. A few commentaries are full of weak, fabricated and Israelite traditions and the condition regarding the mentioning of sources of citation is also not enviable. The dissertation under consideration covers the literature of Ma'thoor commentaries of the sub-continent, analyzes the assumptions made in the above paragraphs and presents the critical and researched analysis of the different ways of citing traditions. This study will be helpful to create awareness among the readers and researchers of Mathoor commentaries of the sub-continent.

ا۔ موضوع کا تعارف: برصغیر میں اسلام کی اشاعت (نویں صدی عیسوی) کے ساتھ ہی اس خطہ میں اسلامی علوم وفنون کی نقل و روایت اور تصنیف و تالیف کا آغاز ہو گیا تھا۔

تفسیرِ قرآن میں مختلف و متنوع رجحانات کی حامل تفاسیر ،اس خطہ کے علمی سرمایہ کی خصوصیت ہے۔ تفسیر بالماثور کا رجحان، مذکور تفاسیر کا ایک نمایاں و معروف رجحان ہے۔ان تفاسیر میں نقلِ روایت کے مختلف اور متنوع اسالیب اختیار کیے گئے ہیں۔ نقلِ روایت میں حدیث کے روایتی و درایتی اعتبار سے مراتب و درجات کو ملحوظ رکھنااور صحیح حدیث درج کرنا،ماثور تفسیری ادب کی اہم ترین خاصیت سمجھی جاتی ہے، جسے بعض مفسرین نے اختیار کیا ہے۔ صحیح و سقیم کا لحاظ کیے بغیر روایات کا کثیر ذخیرہ بعض تفاسیر کا امتیازی وصف سمجھا جاتا ہے۔ضعیف، موضوع اور اسرائیلی روایات سے بعض تفاسیر مملو ہیں، تفسیر میں روایت نقل کر کے اس کو کسی نہ کسی طرح خلافِ قرآن اور خلافِ عقل ثابت کرنا بھی بعض مفسرین کا انداز ہے، تفسیری روایات پر مثبت علمی تنقید اور ان کے متون پر درایتی نقد کرنا بھی بعض تفاسیر کا خاصہ ہے۔ زیر نظر مضمون میں نقلِ روایت کے مذکورہ بالا اسالیب کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا جائے گا۔مذکور مطالعہ میں دستاویزی طریقِ تحقیق، بیانیہ طریقِ تحقیق اور تجزیاتی طریقِ تحقیق کو بُروئے کار لایا جائے گا۔تفاسیر کے براہِ راست مطالعہ کی بنیاد پر محدثین کے قائم کردہ اصولِ روایت و درایت کی روشنی میں مواد کی تجمیع و تحلیل کی جائے گی اور معروضی انداز میں مواد کی جانچ پرکھ کے بعد نتائجِ تحقیق مرتب کیے جائیں گے۔

۲۔ موضوع پر ہونے والا سابقہ تحقیقی کام

تفسیری ادب کے تعارف و جائزے پر عربی اور اردو زبان میں کئی کتب لکھی گئی ہیں۔عام طور پر مصنفین نے مفسرین کے احوال و آثار کو بیان کیا ہے۔ تفسیری کتب کے ممیزات و تنقیدات پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ تبصراتی انداز سے لکھی گئی کتب میں محمد حسین ذھبی کی "التفسیر والمفسرون" اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔اس میں مختلف رجحانات کے تحت تفسیر کا تدریجی اور تاریخی ارتقاء پیش کیا ہے اور اپنے عہد تک ہر رجحان کے تحت چند تفاسیر کو زیرِ بحث لائے ہیں رشید احمد جالندھری کی "علمِ تفسیر اور مفسرین" ایک

مختصر کتاب ہے جس میں انہوں نے تفسیر کا سادہ انداز میں مختصر تعارف پیش کیا ہے اور تفسر کی ضرورت اور تاریخی حیثیت پر کچھ صفحات تحریر کیے گئے ہیں۔

"علمِ تفسیر و حدیث کا ارتقاء" ڈاکٹر محمد آفتاب اور مولانا عبدالحکیم کی مشترکہ کاوش ہے۔اس کتاب کا چوتھا باب برصغیر ہندو پاکستان میں تفسیر کے ارتقاء کو بیان کرتا ہے، جس میں انہوں نے مختلف ادوار میں لکھی گئی تفاسیر کا تذکرہ صدیوں کے لحاظ سے کیا ہے یہ باب بیس صفحات پر مشتمل ہے

"علمِ تفسیر عہد بہ عہد" میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے روایتی تالیفی انداز میں علمِ تفسیر کے تاریخی ارتقاء کو مختصراً بیان کیا ہے علومِ اسلامیہ کے Graduate سطح کے طلبہ کے لیے یہ ایک مفید کتاب ہے۔اس موضوع سے متعلق ایک اور کتاب "ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں" ہے ڈاکٹر سالم قدوائی کی اس کتاب میں عربی زبان میں مکمل اور نامکمل تفاسیر پر مختصر تبصرے کیے ہے جو بہت اہم علمی نکات کی حامل ہے۔ موضوع زیرِ بحث سے متعلق ایک اور علمی کاوش "تذکرہ مفسرین ہند" کے نام سے اعظم گڑھ انڈیا سے شائع ہوئی۔کتاب کے مصنف محمد عارف عمری نے تنقیدی زاویہ نگاہ سے ہندوستان کے بیالیس مفسرین کے حالاتِ زندگی اور ان کی تفسیری خدمات کو بیان کیا ہے۔

وطنِ عزیز پاکستان میں شائع ہونے والی معروف تفاسیر کے تعارف و خصوصیات پر بھی کئی کتب تحریر کی گئی ہیں ۔ڈاکٹر محمد نسیم عثمانی کا تحقیقی مقالہ "اردو میں تفسیری ادب" کے نام سے شائع ہوا جس میں چودھویں صدی ہجری کی تفاسیر کا ناکافی جائزہ لیا گیا ہے تبصراتی آراء میں اعتدال اس کتاب کی خوبی ہے۔ڈاکٹر محمد جمیل نے ڈاکٹریٹ کے لیے "پاکستان کی مشہور و منتخب اردو تفاسیرِ قرآن کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ" پیش کیا جس میں انہوں چند مشہور تفاسیر معارف القرآن و تفہیم القرآن، مفہوم القرآن وفیوض القرآن ،تدبر قرآن و تعارف الفرقان کا تقابل کیا ہے "پاکستان کا اردو تفسیری ادب رجحانات واثرات تحقیقی و تنقیدی مطالعہ "پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ کی ڈگری کے لیے پیش کیا جانے والا مقالہ ہے جو ڈاکٹر

عاصم نعیم نے ۲۰۱۳ء میں پیش کیا اس مقالہ میں پاکستان میں شائع شدہ تفسیری ذخیرے کو مختلف رجحانات کے تحت ڈسکس کیا گیا ہے۔ اصغر علی خان نے "اردو تفسیری ادب میں احادیثِ ضعیفہ وموضوعہ سے استدلال کی روایت اور اس کے اثرات" پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس مقالہ میں صرف اصولِ حدیث کے نقطہ نظر سے ضعیف اور موضوع احادیث کے حوالے سے بعض تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے تاہم راقم نے بعض اہم تفاسیر کو نظر انداز کر دیا ہے اور نہ ہی حدیث میں صحیح، حسن اور اسرائیلیات پر مبنی روایات کو زیرِ بحث لائیں ہیں۔

علاوہ ازیں پی، ایچ، ڈی کی سطح پر زیرِ نظر موضوع کے حوالے سے چند مقالات لکھے گئے ہیں جن میں کسی خاص مفسر کی تفسیری خدمات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے "علم تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات کا تنقیدی و تقابلی جائزہ" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔ مفتی محمد شفیع کی علمی و دینی خدمات، تفسیر مطالب الفرقان از غلام احمد پرویزاور ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان پر بھی تحقیقی مقالات تحریر کیے گئے ہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کے زیرِاہتمام اردو زبان میں شائع ہونے والا مجلہ سہ ماہی "فکر و نظر" اسلامی علوم پر تحقیقی مضامین شائع کرنے والا ایک معتبر مجلہ ہے۔ اپریل تا جون ۱۹۹۱ء کا شمارہ" برصغیر میں مطالعہ قرآن " کے موضوع پر خصوصی اشاعت ہے۔ لاہور ادارہ فروغ اردو سے ۱۹۹۸ء میں نقوش قرآن نمبر شائع ہوا۔ اس کے علاوہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر میں دوسرا باب تفاسیر و تراجم سے متعلق اس باب میں قرآن کے انگریزی، اردو، بنگالی، پشتو، سندھی، زبان میں تفسیر و تراجم پر مختصر اًتعارفی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ مگر برصغیر کی ماثور تفاسیر میں اخذ و نقلِ روایات کے اسالیب پر تاحال کسی مصنف نے قلم نہیں اٹھایا۔

۳۔ بحث و دلائل

تفسیر بالماثور کے اُصول ورجحان کی نمائندہ تفاسیر میں آیتِ قرآنیہ کی تفسیر وتشریح میں احادیثِ نبویہ ﷺ کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین و تبع تابعین کے اقوال وآثار کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ استنادی اعتبار سے یہ منقولات ، قوی و ضعیف، ہر دو طرح کے ہیں، نیز ان کے مناہج و استدلالات میں بھی اختلاف و تنوع موجود ہے۔ اقوال وآثار کو نقل کرنے میں مستند رواۃ کا تذکرہ، صحیح و حسن درجہ کی روایات کا ہی ذکر کرنا، کتبِ احادیث وتاریخ کا حوالہ دینا، اقوال وآثار کی جانچ پرکھ، تنقیح و تحلیل اور اُن پر حکم لگانا، اقوال میں وجوحِ ترجیح بیان کرنے کا اہتمام کرنا، سند وکتاب کا حوالہ دیئے بغیر مجرد قول کو ذکر کردینا، ضعیف وموضوع کا لحاظ کیے بغیر ہر درجہ کی احادیث نقل کردینا، غرض مختلف ومتعدد اسالیب وانداز کتبِ تفسیر کا خاصہ ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں اشاعتِ اسلام کے آغاز ہی سے یہاں کے علماء نے علومِ قرآنیہ کو اپنی توجہات کا مرکز بنایا۔[1] سید محمد حسن گیسودرازاز (۱۴۶۷ء) کی تفسیرِ ملتقط سے لے کر شاہ ولی اللہ (۱۷۶۲ء) کے ترجمہ فتح الرحمٰن تک ، فہمِ قرآن کی کئی منظم کوششیں نظر آتی ہیں۔ خانوادہ ولی اللٰہی نے فہمِ قرآن کو اپنی زندگیوں کا مقصود بنایا اور اُن کی برپا کی گئی اس تحریک کی بدولت ، برِصغیر پاک وہند میں تراجم وتفاسیر کی تصنیف و تدوین کے مبارک کام کو مہمیز ملی۔ اس خطہ کے علماء کے قلم سے سیکڑوں تفاسیر معرضِ ظہور میں آچکی ہیں۔ ان تفاسیر میں مفسرین کے رجحان ومزاج اور علمی و تعلیمی پس منظر کے زیرِاثر مختلف رجحانات نظر آتے ہیں۔ غالب رجحان، تفسیر بالماثور کا ہی ہے۔ تفسیر بالماثور میں اقوال وآثار کے نقل واندراج میں وہ تمام انداز نظر آتے ہیں، جو ما قبل کی تفاسیر کا خاصہ تھے۔ ذیل کے مضمون میں برصغیر کے تفسیری ادب کے تناظر میں حسب ذیل نکات کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔

الف۔ روایت کے مصادر ومراجع نقل کرنے میں کیا اُسلوب اختیار کیا گیا ہے؟

ب۔ روایت کو بیان کرنے کے مختلف انداز کیا ہیں؟

مصادرِروایت کے اعتبار سے نقلِ روایت کے اسالیب

برصغیر کے ماثور تفسیری ادب میں کتبِ متونِ حدیث، کتبِ تفاسیر، کتبِ سیرت، کتبِ تاریخ اور کتبِ شروح الحدیث بطور مصادرِ روایت استعمال ہوئی ہیں، جن کی مختصر وضاحت ذیل میں دی گئی ہے:

کتبِ متون سے نقلِ روایت

کُتبِ متون سے مراد کسی بھی فن کی وہ کتب ہوتی ہے جہاں اس فن کی نصوص کو جمع کیا گیا ہو۔حدیث کے فن میں وہ کتب جن میں روایات واحادیث کو جمع کیا گیا ہے کتبِ متون کہلاتی ہیں ۔روایات کا بنیادی مصدر یہی کُتب ہیں۔ برصغیر کے تفسیری ادب میں نقلِ روایت کے لیے عام طور پر کتبِ ستہ، موطاامام مالک، مسندِ احمد، مسندِ دارمی، مستدرکِ حاکم، شعب الایمان اور مشکٰوۃ المصابیح وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ کتبِ مذکور سے حدیث نقل کرنے کا انداز ہر مفسر کا منفرد ہے۔ جیسا کہ بعض مفسرین روایت کو نقل کرنے سے قبل کتبِ متون میں سے کسی ایک حوالے کا ذکر کر دیتے ہیں۔ تفسیر مظہری میں سورہ حجرات کی آیت نمبر دس کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے روایت نقل کی ہے[2] کہ کچھ لوگوں نے رمضان کا روزہ نبی کریم ﷺ سے پہلے رکھ لیا تھا، جس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

واخرج الطبراني فى الأوسط عن عائشة ان ناسا كانوا يتقدمون الشهر فيصومون قبل النبي - صلى الله عليه وسلم - فانزل الله يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُقَدِّمُوا الاية وقد قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين الا رجل كان يصوم صوما فيصومه۔[3]

فاضل مُفسّر نے صحیح مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے دھوکا نہیں دیتا اور نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے۔

وروى مسلم[4] عن ابى هريرة قال قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذ له ولا يحقره التقوى هاهنا وأشار الى صدره ثلث مرار يحسب امرا عن الشر ان يحقر أخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه وفي الآيتين دليل على ان البغي لا يزيل اسم الايمان-[5]

دونوں مقامات پر مصنف نے راوی اور حدیث کی کتاب کا نام درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔مزید تفصیلات درج نہیں کی ہیں۔اس کی مثالیں تفسیر میں موجود ہیں۔

تفسیر ثنائی میں سورہ فاتحہ کے فضائل میں مرقوم ہے "ترمذی نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اس سورت جیسا بابرکت کلام نہ توریت میں ہے نہ انجیل میں نہ کسی آسمانی کتاب میں نازل ہوا ہے یہی قرآن عظیم ہے جو مجھ آنحضرت کو ملا"۔[6]

مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' میں حدیث کا مفہوم درج کرکے آخر میں، حدیث کی کتاب کا نام قوسین میں رقم کیا ہے: عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوائے اللہ کے ذکر کے اور کثرت سے کلام نہ کیا کرو اس لیے کہ زیادہ کلام کرنا قلب میں قساوت (سختی پیدا کرتا ہے اور سخت دل ہی خدا سے سب سے زائد دور ہے۔(ترمذی)۔[7]

مفتی محمد شفیع،[8] سورہ فاتحہ کے فضائل ذکر کرتے ہوئے، حدیث کی کتاب اور راوی کا نام درج کرتے ہیں۔[9] ایک اور مقام پر[10]، جامع ترمذی [11] کی حدیث درج کی اور اس کے بارے میں ''صحیح'' کا حکم بھی ذکر کیا ہے۔ تفسیر انوار البیان کے مصنف مفتی عاشق الٰہی بلند شہری عام طور پر احادیث کا عربی متن ذکر کرتے ہیں، قوسین میں ترجمہ اور کتاب حدیث کا نام درج کرتے ہیں۔[12] جیسے صحیح بخاری کی حدیث: لا تصدقوا اهل الكتب ولا تكذبوهم وَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَّاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ(اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب کرو

اور یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف نازل ہوااور اس پر جو تمہاری طرف نازل ہوااور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں) ۔ [13] اس طرح کی مزید مثالیں، تفسیر میں موجود ہیں۔[14] تفسیر ضیاء القرآن میں اس اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے کہ ایک مقام [15] پر صحیح بخاری [16] اور ایک دوسرے مقام پر [17] صحیح مسلم [18] کی حدیث کو اس انداز میں درج کیا ہے۔

متونِ حدیث سے نقل کرنے کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ ایک کتاب کے الفاظ رقم کر دیئے جاتے ہیں اور باقی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔

صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ پوچھنے پر نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف انداز سیکھائے۔ جیسے کہ کعب بن عجرہ سے مروی ہے

اللّٰہم صل علٰی محمد و علٰی اٰل محمد کما صلیت علٰی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید و بارک علٰی محمد و علٰی اٰل محمد کما بارکت علٰی ابراہیم و علٰی اٰل ابراہیم انک حمیدٌ مجید

سید مودودی کے مطابق [19]، دُرود کے مذکور الفاظ، معمولی لفظی اختلافات کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ سے بخاری، [20] مسلم، [21] ابو داؤد، [22] ترمذی، نسائی، [23] ابن ماجہ، [24] امام احمد، [25] ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن جریر میں مروی ہیں۔ صاحبِ تفہیم نے الفاظ کے معمولی اختلاف کو واضح کرنے کے لیے چھ روایات بمعہ حوالہ نقل کی ہیں۔

تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی میں حدیث کے ایک متن کا مکمل حوالہ جب کہ دیگر کتبِ متون سے الفاظ کے اختلاف کو نقل کیا جاتا ہے۔[26] جیسے سیدنا جابرؓ کی ایک حدیث کو اسی انداز میں درج کیا ہے۔[27] ایک مقام پر مشکوٰۃ شریف کی روایت کو نقل کرتے ہوئے چار دیگر مصادر کا حوالہ درج کیا گیا ہے تاکہ مصادر اصلیہ کی طرف رجوع کرنا ممکن ہو۔ [28] ایک سے زیادہ مصادر درج کرنے کا

انداز، تفسیر ضیاء القرآن میں بھی موجود ہے جیسے ایک جگہ لکھتے ہیں: ''اسلامی معاشرہ کو اخلاقی پستی سے بچانے کے لئے حضور رحمت عالم ﷺ نے قومِ لوط والے جرم کا ارتکاب کرنے والے کے لیے سخت سزا تجویز فرمائی ہے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی اور دار قطنی میں حضور ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے۔ من وجد تموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول یعنی جس کو قوم لوط کا فعل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔'' [29]۔ یہ حدیث مذکور تمام کتب میں موجود ہے۔[30]

بخاری و مسلم دونوں میں پائی جانے والی روایت کے لیے متفق علیہ، صحیحین اور قال شیخان کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ تفسیرِ مظہری میں یہ اسلوب متعدد مقامات پر اپنایا گیا ہے۔[31] مولانا کاندھلوی اور مفتی محمد شفیع کی تفسیر میں بھی ایسے الفاظ ملتے ہیں۔[32] پیر کرم شاہ اور مولانا عبدالرحمٰن کیلانی بخاری و مسلم کی روایت کو نقل کرتے ہوئے متفق علیہ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔[33]

کتبِ تفاسیر سے نقلِ روایت

مفسرین کے ہاں اخذ روایات کے لیے ایک اہم ماخذ تفاسیرِ سلف رہی ہے۔ خاص طور پر خطہ برصغیر کے مفسرین نے تفسیرِ قرآن میں کافی حد تک انحصار سلف صالحین کی تفاسیر پر کیا ہے۔ برصغیر کے تفسیری ادب میں کتب تفاسیر سے نقلِ روایت کے مختلف اسالیب اختیار کیے گئے ہیں۔ اکثر مفسرینِ کرام صرف تفسیر کا نام روایت کے آغاز یا آخر میں درج کر دیتے ہیں۔

قاضی ثناءاللہ نے اوائل روایت میں ابن جریر اور علامہ بغوی کا حوالہ دیا ہے اور سورہ حجرات کی آیت نمبر دس کا سببِ نزول بیان کیا ہے۔

واخرج ابن جرير[34] وذكر البغوي عن قتادة قال ذكر لنا ان هذه الاية نزلت فى رجلين من الأنصار وكانت بينهما مداراة فى حق بينهما فقال أحدهما لاخر لاخذن عنوة لكثرة عشيرته او الاخر دعاه للتحاكم الى النبي - صلى الله عليه وسلم - فابى

فلم يزل الأمر حتى تدافعوا وحتى تناول بعضهم بعضا بالأيدي والنعال ولم يكن قتال بالسيوف- واخرج ابن جرير عن الحسن قال كانت الخصومة بين الحيين فيدعوهم الى الحكم فيابون ان يجيبوا فانزل الله تلك الاية[35]

مفسر ثنائی نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر۹۷ کے شان نزول میں وارد روایت کو معالم التنزیل کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں۔ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس کون سا فرشتہ قرآن لاتا ہے؟آپ نے فرمایا جبرائیل وہ بولا جبرئیل تو ہمارا قدیم دشمن ہے اس کی ہماری تو کبھی بنی ہی نہیں ہمیشہ ہم پر عذاب لاتا ہے۔اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔[36]

مولانا ادریس کاندھلوی نے دو کتب تفسیر سے روایت اخذ کی ہے اور آپ کے طرزِ تحریر کو یہ خاصیت حاصل ہے کہ آپ نے تفسیر کا حوالہ جلد وصفحہ نمبر کے اندراج کے ساتھ دیا ہے:

> فقال اذا خلوت وحدی سمعت نداء خلقی یا محمد یا محمد فانطلق هاربا فی الارض فقال لا تفعل اذا اتاک فاثبت حتی تسمع ما یقول ثم ائتنی فاخبرنی فلما خلا ناداه یا محمد قل بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد الله رب العالمین حتی بلغ و لا الضالین قال قل لا اله الا الله فاتی ورقة فذکر ذلک له فقال له ابشرثم ابشر فانی اشهدانک الذی بشر به ابن میم و انک علی مثل ناموس موسیٰ وانک نبی مرسل الحدیث (تفسیر در منثور ص 2 ج 1 و تفسیر قرطبی ص 115 ج 1)[37]-[38]

کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں تو پیچھے سے غیبی آواز یا محمد یا محمد کی سنتا ہوں، جس کی دہشت سے بھاگنے لگتا ہوں۔ورقہ نے کہا ایسا مت کرو ٹھہر کر اس کی بات سنو اور پھر جو کہے۔اس کی آکر مجھ کو خبر دو۔چناچہ اس کے بعد آپ ایک جگہ تنہا تھے کہ آواز آئی۔اے محمد یہ پڑھیے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین

الی آخر السورۃ اس کے بعد کہالاالہ الا اللہ کہو آپ یہ سب سن کر ورقہ کے پاس آئے اور سارا واقعہ ذکر کیا۔ ورقہ نے کہااے محمد تم کو بشارت ہو اور پھر بشارت ہو۔ تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ تم بلاشبہ وہی نبی ہو کہ جن کی مسیح بن مریم نے بشارت دی ہے اور تمہاری شریعت موسیٰ کی شریعت کے طرز کی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم یقیناً نبی مرسل ہو۔

پیر کرم شاہ الازہری[39] نے تفسیر مظہری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ پہلے زمانہ کا بدبخت ترین آدمی وہ تھا جس نے صالح کی اونٹنی کو مار ڈالا اور آئندہ زمانہ کا بدبخت ترین آپ کا قاتل ہے۔ قال رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) لعلی اشقی الاولین عاقر ناقة صالح واشقی الآخرین قاتلک (مظہری)[40]

سورہ زمر کی آیت نمبر ۳۶ کے شان نزول کو بیان کرتے ہوئے مفسر انوار البیان رقمطراز ہے اور بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو بھیجا تھا کہ عزیٰ بت کو توڑ دیں جب یہ وہاں پہنچے تو وہاں کے بت خانہ کا جو ذمہ دار بنا ہوا تھا اس نے کہا دیکھو میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں اس بت کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے گی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کی کوئی بات نہ مانی آگے بڑھے اور جو کلہاڑا لے کر گئے تھے وہ اس بت کی ناک پر مار کر تیاپانچا کر دیا اس پر (وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ) کا نزول ہوا۔ (ذکرھا فی الدر المنثور[41] عن قتادۃ)[42]

تفاسیر سلف سے اخذ روایت کا دوسرا اسلوب یہ ہے کہ مفسرین سلف کی تفسیر میں جس بنیادی مصدر مجموعہ حدیث کا حوالہ رقم کیا ہے اس کا ذکر ایضاً کر دیتے ہیں تاکہ قارئین کے لیے بنیادی مصدر سے رجوع کرنا آسان ہو۔

معارف القرآن از کاندھلوی سے اس اسلوب کی وضاحت کے لیے مثال درج ذیل ہے:

امام بزار اور امام بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمرؓ سے راوی ہیں اور امام بیہقی نے اس کی سند کو ضعیف بتایا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا مہر لگانے والا فرشتہ عرش کا پایا پکڑے کھڑا رہتا ہے جب کوئی شخص اللہ کے حکم کی بے حرمتی کرتا ہے اور کھلم کھلا اس کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اللہ کے مقابلہ میں گستاخ اور دلیر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مہر لگانے والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں وہ فوراً اس گستاخ اور بیباک کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد وہ کسی حق کو قبول نہیں کرتا (تفسیر در منثور ص 238ج 2) اور احادیث صحیحہ اس معنی کی تائید کرتی ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے قلب پر لگ جاتا ہے پس اگر توبہ کر لی اور اس گناہ سے باز آ گیا تو دل کو صیقل کر دیا جاتا ہے اور اگر کوئی اور گناہ کیا تو وہ نقطہ اور بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ اس کے دل کو گھیر لیتا ہے اور یہی وہ رین (زنگ) ہے جس کی حق تعالیٰ نے **کلا بل ران علی قلوبهم ما كانوا يكسبون** میں خبر دی ہے۔ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح)[43]

تفسیر در منثور میں درج روایت جو کہ بیہقی شعب الایمان سے اخذ کی گئی ہے اس کی صحت پر کلام تھا۔ اسی روایت کی تائید میں ترمذی سے حسن اور صحیح درجہ کی روایت نقل کی ہے۔ مفتی شفیع تفسیر قرطبی سے روایت اخذ کرتے ہیں جس میں حدیث کے راویان اور مصدرِ اصلی کتابِ متن ابن ماجہ کا حوالہ مذکور ہے:

من سئل عن علم يعلمه فكتمه الجمه الله يوم القيامة بلجام من النار (رواه ابوہریرۃ وعمروبن العاص اخرجه [44]ابن ماجة (ازقرطبی)

یعنی جو شخص دین کے کسی حکم کا علم رکھتا ہے اور اس سے وہ حکم دریافت کیا جائے اگر وہ اس کو چھپائے گا تو قیامت کے روز اس کے منہ میں اللہ تعالیٰ آگ کا لگام ڈالیں گے، [45]

مولانا عاشق الٰہی تفسیر انوار البیان میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ کے شان نزول میں وارد روایت کو تفسیر ابن کثیر سے اخذ کرتے ہیں مگر اس کے مصدر راصلی متن کی کتاب جامع ترمذی کا حوالہ بھی تحریر کرتے ہیں۔ مفسر ابن کثیر نے (جلد ۳ ص ۴۸۷) کتب حدیث سے متعدد روایات نقل کی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آیت بالا حضرت ام سلمہؓ کے سوال پر نازل ہوئی انہوں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ! قرآن مجید میں مردوں کا ذکر تو آتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں آتا(یعنی جو احکام ہیں وہ مردوں کے خطاب کے ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں عورتوں سے علیحدہ خطاب یا مؤنث کے صیغے نہیں لائے جاتے) اس پر اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آیت کریمہ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ آخر تک نازل فرمائی اور تانیث کے صیغے لا کر ان کی بھی دلداری فرمادی (حاشیہ میں درج ہے: اواخرجها الترمذی[46] فی تفسیر سوۃ الاحزاب من کتابہ)[47]

مفسر انوار البیان[48] نے یہ روایت تفسیر ابن کثیر سے اخذ کی اور اس کا حوالہ جلد و صفحہ نمبر کے ساتھ دیا مزید براں اس روایت کے مصدر راصلی کتاب متن ترمذی کا حوالہ حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے۔ اسی طرح مفسر گرامی نے آیت مبارکہ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ[49]) کی تفسیر میں عبد اللہ ابن عمر سے مروی روایت تفسیر در منثور کے حوالے سے نقل کی ہے اور تفسیر در منثور میں یہ روایت مستدرک حاکم[50] سے اخذ کی گئی ہے۔

سیرت و تاریخ کی کتب سے نقل روایت

علم السیرہ والتاریخ علم حدیث ہی کا ایک اہم حصہ ہے کیونکہ اس میں بھی رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال سے بحث ہوتی ہے اصحاب السیر کا مقصود بالذات رسول اللہ ﷺ کو جاننا ہے کہ آپ ﷺ نے کب ایسا کیا؟ کب ایسا کہا؟ دوسرے یہ کہ ایسا کہنے یا ایسا کرنے کی وجہ کیا تھی؟ مصنفین سیرہ والتاریخ رسول اللہ ﷺ کے افعال کو مسلسل اور مربوط بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برصغیر کے

ماثور تفسیری ادب میں قصص القرآن اور سیرتِ طیبہ کو بیان کرتے ہوئے مفسرین نے کتبِ تاریخ والسیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

معارف القرآن[51] میں خصائص الکبریٰ[52] کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے معجزات کا بیان ہے شیخ جلال الدین سیوطی مفسر جلالین نے اپنی کتاب خصائص کبریٰ میں رسول اللہ ﷺ کے دو معجزوں کے متعلق بحوالہ حدیث لکھا ہے کہ قیامت تک باقی ہیں ایک قرآن کا معجزہ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابو سعید خدری نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایام حج میں تینوں جمرات پر لاکھوں آدمی تین روز تک مسلسل کنکریاں پھینکتے ہیں پھر کوئی ان کنکریوں کے ڈھیر کو یہاں سے اٹھاتا بھی نظر نہیں آتا اور ایک مرتبہ پھینکی ہوئی کنکر کو دوبارہ استعمال کرنا بھی ممنوع ہے اس لئے ہر حاجی اپنے لئے مزدلفہ سے کنکریاں نئی لے کر آتا ہے اس کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ جمرات کے گرد ایک ہی سال میں ٹیلہ لگ جاتا جس میں جمرات چھپ جاتے اور چند سال میں تو پہاڑ ہو جاتا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے کہ جس جس کا حج قبول ہو اس کنکریاں اٹھالی جائیں تو اب اس جگہ صرف ان کم نصیبوں کی کنکریاں باقی رہ جاتی جن کا حج قبول نہیں ہوا اس لئے اس جگہ پڑی ہوئی کنکریاں بہت کم نظر آتی ہیں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پہاڑ کھڑا ہو گیا ہوتا یہ روایت سنن بیہقی میں موجود ہے۔ مفتی شفیع[53] نے ہی حضرت ابوذر غفاریؓ کے ایمان لانے کا واقعہ خصائص الکبریٰ[54] کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سید ابو الاعلیٰ مودودی[55] نے "لہو الحدیث" کا مفہوم واضح کرنے کے لیے سیرت سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت حق سے لوگوں کو دور رکھنے کے لیے نضر بن حارث نے عامۃ الناس کو قصہ گوئی میں مشغول کیا تھا۔ لکھتے ہیں:

ابن ہشام نے محمد بن اسحاق کی روایت نقل کی ہے کہ جب نبی ﷺ کی دعوت کفار مکہ کی ساری کوششوں کے باوجود پھیلتی چلی جارہی تھی تونَضر بن حارث نے قریش کے لوگوں سے کہاکہ جس طرح تم اس شخص کامقابلہ کررہے ہواس سے کام نہ چلے گا۔یہ شخص تمہارے درمیان بچپن سے ادھیڑ عمر کو پہنچا ہے۔آج تک وہ اپنے اخلاق میں تمہارا سب سے بہتر آدمی تھا۔سب سے زیادہ سچااور سب سے بڑھ کر امانت دار تھا۔اب تم کہتے ہو کہ وہ کاہن ہے،ساحر ہے،شاعر ہے،مجنوں ہے۔آخر ان باتوں کو کون باور کرے گا۔کیالوگ ساحروں کو نہیں جانتے کہ وہ کس قسم کی جھاڑ پھونک کرتے ہیں؟کیالوگوں کو معلوم نہیں کہ کاہن کس قسم کی باتیں بنایا کرتے ہیں؟کیالوگ شعر وشاعری سے ناواقف ہیں؟کیالوگوں کو جنون کی کیفیات کاعلم نہیں ہے؟ان الزامات میں سے کونساالزام محمد ﷺ پر چسپاں ہوتاہے کہ اس کا یقین دلا کر تم عوام کواس کی طرف توجہ کرنے سے روک سکوگے۔ٹھہرو،اس کاعلاج میں کرتاہوں۔اس کے بعد وہ مکہ سے عراق گیااور وہاں سے شاہان عجم کے قصےاور رستم واسفندیار کی داستانیں لاکراس نے قصہ گوئی کی محفلیں برپاکرناشروع کردیں تاکہ لوگوں کی توجہ قرآن سے ہٹےاوران کہانیوں میں کھوجائیں (سیرۃ ابن ہشام،ج ۱،ص ۳۲۰-۳۲۱)یہی روایات اسباب النزول میں واحدی نے کَلْبی اور مقاتِل سے نقل کی ہے۔[56]

مصادرِ روایت میں کتب متونِ حدیث،کتبِ تفاسیر،کتب سیرت والتاریخ اور شروح الحدیث شامل ہیں۔کتبِ متونِ حدیث سے روایت کو اخذ کرتے ہوئے مفسرین اوائل واواخر روایت میں کتابِ متن کاحوالہ رقم کرتے ہیں۔ صحیح بخاری ومسلم کی متفقہ روایت کے لیے متفق علیہ (صحیحین سے مروی ہے)اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔تفاسیر سے اخذ روایت کے لیے مفسرین نے زیادہ تر تفسیر طبری ،تفسیر بغوی، تفسیر قرطبیؒ اور تفسیر در منثور سے استفادہ کیاہے۔ان تفاسیر سے اخذ روایت کااسلوب یہ ہے کہ بعض مفسرین تو صرف تفسیر کے حوالے سے روایت کو تحریر کرتے ہیں اور بعض تفاسیرِ سلف میں

مذکور اصلی کتاب متن کا حوالہ بھی محفوظ کرتے ہیں۔کتبِ تاریخ والسیر سے زیادہ تر تاریخی واقعات نقل کیے گئے ہیں اور حوالہ کے لیے صرف کتاب کے نام پر ہی اکتفا کیا ہے۔ جلد اور صفحہ نمبر کا اندراج نہیں کیا گیا۔

بیانِ روایت کے اعتبار سے نقلِ روایت کے مناہج

بیانِ روایت سے مراد تفسیر میں حدیث کو تحریر کرنے کا طریقہ کار ہے۔اس ضمن میں مفسرین کے مختلف مناہج ہیں، بعض مفسرین روایت کی عربی عبارت نقل کرتے ہیں، بعض محض ترجمہ لکھتے ہیں، بعض عربی متن کے ساتھ ترجمہ کو تحریر کی زینت بناتے ہیں جبکہ بعض روایت کا مفہوم نقل کرتے ہیں،اور بعض دیگر روایت سے صرف مستنبط حکم لکھنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔

متن و ترجمہ حدیث کی نقل کے تین مختلف انداز ہیں

۱)مجرد عربی متن تحریر کرنا

۲)حدیث کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ تحریر کرنا

۳)حدیث کا صرف ترجمہ نقل کرنا

۱) مجرد عربی متن تحریر کرنا

برصغیر کے ماثور تفسیری ادب میں حدیث کے مجرد عربی متن کو تحریر کرنے کا رجحان کم پایا جاتا ہے کیونکہ پاک وہند میں عامۃ الناس میں عربی زبان پڑھنا اور سمجھنا صرف ناظرۃ القرآن تک محدود ہے اس لیے مفسرین حدیث کے عربی متن کی بجائے ترجمہ یا مفہومِ متن کو لکھنا بہتر خیال کرتے ہیں۔ صرف عربی متن تحریر کرنے کی مثالیں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں

تیسیر القرآن[57] میں سیدنا عبادہ بن صامتؓ سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'لاَ صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ' (بخاری کتاب الاذان)[58]

البتہ خطہ برصغیر میں عربی زبان میں مسطور تفاسیر کی مثالیں ملتی ہے مثلاً تفسیر مظہری، تفسیر مشکلات القرآن اور بیان القرآن کے حاشیہ پر عربی میں بلاغی مباحث کو مولانا اشرف علی تھانوی نے شامل کیا ہے۔

۲) حدیث کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ

برصغیر کے مفسرین کے ہاں ایک قابل ستائش اسلوب حدیث کا متن بمعہ ترجمہ کے تحریر کرنا ہے ۔اس طرزِ تحریر کی خوبی یہ ہے کہ ایک طرف تو قاری الفاظِ نبوی کو پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور ان کو سمجھنے کے لیے ترجمہ بھی میسر ہوتا ہے۔ بایں ہمہ اس کے عربی متن تحریر ہونے کی بناء پر اصل مصادرِ حدیث سے رجوع کرنا ممکن ہوتا ہے۔

اخرج احمد بسند جید عن ابی سعید قال قال رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) القلوب اربعة قلب اجرد فیه مثل السراج یزهر وقلب اغلف مربوط علی غلافه وقلب منکوس وقلب مصفح۔ فاما القلب الا جرد فقلب ال مومن سراجه فیه نوره واما القلب الا غلف فقلب الکافر واما القلب المنکوس فقلب المنافق عرف ثم انکروا ما القلب المصفح فقلب فیه ایمان ونفاق فمثل الایمان فیه کمثل البقلة یمدها الماء الطیب ومثل النفاق فیه کمث القرحة یمدها القیح۔ فای المادتین غلب علی الاخری غلبت علی الاخری غلبت علیه (در منثور ص 87 ج 1) ،[59]

امام احمد نے سند جید کے ساتھ ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دل چار قسم کے ہیں ایک دل تو وہ ہے جو آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہے اور اس میں کوئی چراغ روشن ہے اور ایک دل وہ ہے جو غلاف میں بند ہے اور غلاف کا منہ تاگے یا رسی سے بندھا ہوا ہے اور ایک دل الٹا اور اندھا اور ایک دل وہ ہے جس کے دو صفحے یعنی دو جانبیں ہیں ایک سفید ہے اور ایک صفحہ سیاہ۔ پس صاف و

شفاف دل تو مومن کا دل ہے جس میں ایمان کا چراغ روشن ہے اور غلاف میں بند کافر کا دل ہے اور الٹا اور اوندھا دل منافق کا ہے کہ جس نے حق کو پہچانا اور پھر اس کا انکار کیا اور دو رویہ دل وہ ہے کہ جس میں ایمان اور نفاق دونوں جمع ہیں پس ایمان اس دل میں مثل سبزہ کے ہے کہ پاکیزہ پانی اس کو بڑھاتا ہے اور اس کے دل میں نفاق مثل ناسور کے ہے کہ جو دم بدم پیپ اور خون کو بڑھاتا ہے پس ان دو مادوں میں سے جونسا مادہ غالب آجائے اسی کا اعتبار ہے۔

بعض دفعہ اصل مصدر کا حوالہ دے کر روایت کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ نقل کی گئی ہے جیسے معارف القرآن میں کتمانِ علم کے لیے وعید سنائی گئی ہے:

من سئل عن علم يعلمه فكتمه الجمه الله يوم القيامة بلجام من النار(رواه ابوہریرۃ وعمرو بن العاص اخرجہ ابن ماجۃ[60] (از قرطبی)(یعنی جو شخص دین کے کسی حکم کا علم رکھتا ہے اور اس سے وہ حکم دریافت کیا جائے اگر وہ اس کو چھپائے گا تو قیامت کے روز اس کے منہ میں اللہ تعالیٰ آگ کا لگام ڈالیں گے)[61]

اس حدیث کے صحابی راوی ابوہریرہ اور عمرو بن العاص ہے۔ متن کی کتاب ابن ماجہ سے اخذ کی گئی ہے۔ تفسیر تفہیم االقرآن[62] میں اصل مصدر کے حوالے سے روایات کا عربی متن بمعہ ترجمعہ نقل کیا گیا ہے:

بخاری[63] و مسلم[64] اور ابو داؤد[65] نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "من ادعیٰ الیٰ غير ابيه وهو يعلم انه غير ابيه فالجنة عليه حرام۔"جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا' درآنحالیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے' اس پر جنت حرام ہے۔

مفسر انوار البیان[66] نے موطاامام مالک کی روایت نقل کی ہے:

رسول اللہ ﷺ آپس میں ہدیہ لینے دینے کا حکم بھی فرماتے تھے موطا امام مالک[67] میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تصافحوا يذهب الغل وتهادو اتحاجو وتذهب الشحن (آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا اور آپس میں ہدیہ لیا کرو اس سے آپس میں محبت ہو گی اور دشمنی چلی جائے گی۔

مفسرین کے ہاں رائج العام انداز یہ ہی ہے کہ روایت کی عربی عبارت کے بعد اس کا ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے جیسا کہ تفہیم القرآن [68] معارف القرآن، ضیاء القرآن [69]۔، [70]۔ [71] تیسیر القرآن اور انوار البیان [72] میں مذکور ہے البتہ پیر کرم شاہ [73] نے بعد دفعہ ترجمہ پہلے اور عربی متن بعد میں نقل کیا ہے ۔

جنگ خندق میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کفار کی قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے مصروف رکھا۔ ملا الله بيوتهم وقبورهم نارا كما شغلونا عن الصلوة والوسطى حتى غابت الشمس ۔ (متفق عليه[74])

حدیث کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ نقل کرنا ایک علمی انداز ہے اور اسے مقبولیت حاصل ہے۔ اس اسلوب کی مثالیں معارف القرآن از کاندھلوی، معارف القرآن از مفتی محمد شفیع، تفسیرِ ماجدی از مولانا عبد الماجد دریاآبادی، ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ الازہری، انوار البیان از عاشق الہیٰ بلند شہری اور تبیان القرآن از مولانا غلام رسول سعیدی کے ہاں بکثرت ملتی ہے۔

۳) حدیث کا صرف ترجمہ نقل کرنا

برصغیر کے تفسیری ادب میں روایات کا اردو ترجمہ تحریر کرنا رائج العام ہے۔ تفسیر کا مقصود قرآن فہمی ہے چنانچہ عربی متن کو سمجھنا قاری کے لیے مشکل ہے اس لیے ترجمہِ متن لکھنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مفسر ثنائی لکھتے ہیں سورہ بقرہ کی فضیلت میں ایک حدیث جو ترمذی وغیرہ نے نقل کی ہے وارد ہے کہ

یہ سورت قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کے ساتھ جناب باری تعالیٰ میں آئے گی اور اس کی طرف سے بطور وکالت گفتگو کرے گی اور اس کی سفارش میں کہے گی کہ اے اللہ تیرے بندے نے مجھے تیرا جان کر پڑھا تھا اور مجھ پر عمل کیا اس کو معاف کر دے اسی طرح ہر ایک پڑھنے والے کی سفارش کر کے معافی کرائے گی۔[75]

تفسیر ضیاءالقرآن میں بخاری و مسلم[76] میں منقول روایت کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے۔ جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں۔[77]

تفسیر تیسیر القرآن[78]-[79] میں حدیث کا ترجمہ بمعہ کتاب اور باب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور تفسیر انوار البیان[80]-[81] میں حدیث کا ترجمہ بخاری کی جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ مذکور ہے

تفہیم القرآن[82] میں قربِ قیامت صور پھونکے جانے کی کیفیت کو حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اسرافیل صور پر منہ رکھے عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں اور منتظر ہیں کہ کب پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ یہ صور تین مرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلا نفخۃالفَزَع، جو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کو سہادے گا۔ دوسرا نفخة الصَّعق جسے سنتے ہی سب ہلاک ہو کر گر جائیں گے۔ پھر جب اللہ واحد صمد کے سوا کوئی ذرا سی سلوٹ تک نہ رہے گی۔ پھر اللہ اپنی خلق کو بس ایک جھڑکی دے گا جسے سنتے ہی ہر شخص جس جگہ مر کر گرا تھا اسی جگہ وہ اس بدلی ہوئی زمین پر اٹھ کھڑا ہو گا، اور یہی نفخة القيام لرب العالمين ہے۔[83]

صرف ترجمہ حدیث تحریر کرنے کا طریقہ عام طور پر رائج ہے۔ تفسیر کا مقصود قرآن فہمی ہے ، اس لیے مفسرین عامۃالناس کی سہولت کی خاطر زیادہ تر اردو زبان میں حدیث کا ترجمہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

مفہومِ حدیث کی نقل کے ذریعے بیانِ روایت:

الفاظ حدیث کا مفہوم اخذ کر کے آیات کی تفسیر میں تحریر کرنا بھی نقلِ روایت کا ایک اہم منہج ہے جس میں روایت کی عربی عبارت اور لفظی ترجمہ کی بجائے مأخوذ مفہوم لکھ دیا جاتا ہے یعنی مفسر حدیث کو پڑھ کر اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔

مفسر ثنائی لکھتے ہیں احادیثِ نبویہ ﷺ میں تو اس کا ذکر بتصریح ہے کہ حضرت جبرئیل آنحضرت ﷺ کے پاس دحیہ کلبی صحابی کی صورت میں آیا کرتے تھے[84] مولانا ثناءاللہ امر تسری نے حدیث کا مفہوم نقل کرتے ہوئے مصدر یا راوی کا ذکر نہیں کیا۔

مفتی شفیع حدیث سے اخذ مفہوم کو لکھتے ہوئے مصدر اور راویِ روایت کا بھی ذکر کرتے ہیں ترمذی میں بروایت ابو سعید خدریؓ آنحضرت ﷺ سے لفظ وسط کی تفسیر عدل سے کی گئی ہے جو بہترین کے معنی میں آیا ہے (قرطبیؒ)[85]

ضیاءالقرآن میں مصدر روایت کے ساتھ روایت کا مفہوم لکھا گیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عرب کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب احرام باندھ لیا کرتے اور انہیں گھر میں داخل ہونے کی ضرورت پڑتی تو دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ پیچھے سے دیوار میں سوراخ کر کے داخل ہوا کرتے اور اس کو بڑی نیکی سمجھتے۔اس لایعنی حرکت سے ان کو روک دیا گیا۔[86]

روایت کے مفہوم کو اخذ کر کے عام لوگوں کے فہم کے مطابق آسان الفاظ میں اسے پیش کرنا مفسرین کے ہاں اس لیے مقبول رہا تا کہ عامۃالناس کا قرآن وحدیث سے تعلق استوار کر دیا جائے۔

استنباطِ حکم واستدلال بالحدیث کے ذریعے بیانِ روایت

روایت کو بیان کرنے کا چوتھا اسلوب روایت سے مستنبط حکم لکھنا ہے۔ بعض دفعہ مفسر روایت کے الفاظ اور مفہوم کی بجائے صرف مستنبط حکم پر اکتفاء کرتے ہیں۔اس اسلوب کا اہتمام زیادہ تر احکامی تفاسیر میں کیا گیا ہے مفتی شفیع نے اپنی تفسیر میں بار بار روایات سے مستنبط حکم کو نقل کیا ہے مثلاً

اللہ کو رب کہنا جائز نہیں، صحیح مسلم کی حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے کہ کوئی غلام یا نوکر اپنے آقا کو رب کہے البتہ کسی خاص چیز کی طرف اضافت کرکے انسان وغیرہ کے لئے بھی یہ لفظ بولا جا سکتا ہے مثلاً رب المال رب الدار وغیرہ (قرطبیؒ) [87]

اور جس طرح احکام حلال و حرام میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک کرنا شرک ہے اسی طرح کسی کے نام کی نذر (منت) ماننا بھی شرک میں داخل ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ کر اس سے دعاء مانگنا بھی شرک ہے کیونکہ حدیث میں دعاء کو عبادت فرمایا گیا ہے [88]-[89]

لین دین کے معاملات میں تحریری دستاویز تیار کرنا ضروری ہے۔قرآن وحدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے پیر کرم شاہ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی روایت سے مستنبط حکم تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص تحریر نہیں کرتا اور اس کا حق ضائع ہو جائے تو اسے کوئی اجر نہ ملے گا اور اگر اس نے اپنا حق غصب کرنے والے کے لئے بد دعا کی تو وہ بھی قبول نہ ہو گی کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کی تعمیل نہیں کی۔ [90]

قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے روایات سے احکام کا استنباط کرنا ایک نمایاں اسلوب ہے جو فقہ القرآن کی بنیاد ہے اس میں مفسرین آیت کے ضمن میں احادیث وآثار بعینہ نقل کرنے کی بجائے اس سے ماخوذ حکم کو نقل کر دیتے ہیں۔

نتائج بحث

جیسا کہ بعض مفسرین روایت کو نقل کرنے سے قبل کتبِ متون میں سے کسی ایک حوالے کا ذکر کر دیتے ہیں۔ متونِ حدیث سے نقل کرنے کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ ایک کتاب کے الفاظ رقم کر دیئے جاتے ہیں اور باقی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔اوائل واواخر روایت میں کتاب متن کا حوالہ رقم کیا جاتا ہے۔بخاری و مسلم دونوں میں پائی جانے والی روایت کے لیے متفق علیہ، صحیحین اور قال شیخان کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ مفسرین کے ہاں اخذ روایات کے لیے ایک اہم ماخذ تفاسیرِ سلف رہی ہے۔ برصغیر کے تفسیری ادب میں کتب تفاسیر سے نقلِ روایت کے لیے اکثر مفسرینِ کرام صرف تفسیر کا نام روایت کے آغاز یا آخر میں درج کر دیتے ہیں۔ تفاسیر سلف سے اخذ روایت کا دوسرا اسلوب یہ ہے کہ مفسرین سلف کی تفسیر میں جس بنیادی مصدر مجموعہ حدیث کا حوالہ رقم کیا ہے اس کا ذکر ایضاً کر دیتے ہیں تاکہ قارئین کے لیے بنیادی مصدر سے رجوع کرنا آسان ہو۔ قصص القرآن اور سیرتِ طیبہ کو بیان کرتے ہوئے مفسرین نے کتبِ تاریخ والسیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

بیانِ روایت کے اعتبار سے نقلِ روایت میں مجرد عربی متن تحریر کرنا، حدیث کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ تحریر کرنا، حدیث کا صرف ترجمہ نقل کرنا شامل ہے۔ الفاظ حدیث کا مفہوم اخذ کر کے آیات کی تفسیر میں تحریر کرنا بھی نقلِ روایت کا ایک اہم منہج ہے۔ روایت کو بیان کرنے کا چوتھا اسلوب روایت سے مستنبط حکم لکھنا ہے۔ بعض دفعہ مفسر روایت کے الفاظ اور مفہوم کی بجائے صرف مستنبط حکم پر اکتفاء کرتے ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

[1] ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے! عاصم نعیم، ڈاکٹر: پاکستان کا اردو تفسیری ادب، لاہور، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۱۹، ص:۷۔۸

[2] ۔ پانی پتی، ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، پاکستان، مکتبۃ الرشیدیۃ، ۱۴۱۲ھ، ۴۰/۹

[3] ۔ الطبراني:المعجم الأوسط،بَابُ الْأَلِفِ،بَابُ مَنِ اسْمُهُ إِبْرَاهِيمُ، المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد , عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني، القاهرة، دار الحرمين،س۔ن،رقم الحديث٢٧١٣، ١٣٤/٣

[4] ۔ مسلم:جامع الصحيح،كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ،بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخَذْلِهِ، وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ، وَعِرْضِهِ، وَمَالِهِ،رقم الحديث٣٢

[5] ۔ پانی پتی: ثناء اللہ، قاضی،التفسير المظهري،۴۰/۹

[6] ۔ امر تسری: ثناء اللہ، مولانا، تفسیر ثنائی، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، س۔ن، ۱۷/۱

[7] ۔ کاندھلوی: محمد ادریس، حافظ معارف القرآن، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س۔ن، ۸۲/۱

[8] ۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن ۷۹/۱

[9] ۔ مسلم،جامع الصحيح،كِتَابُ الصَّلَاةِ،بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ، وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا،رقم الحديث٣٨

[10] ۔ محمد شفیع، معارف القرآن ۳۳۷/۱

[11] ۔ بخاری:جامع الصحيح،أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحديث٣٧٨٦

[12] ۔ بلند شہری، عاشق الٰہی، انوار البیان ۲۳۱/۱

[13] ۔ بخاری :جامع الصحيح،كتاب تفسير القرآن،باب قولو امنا بالله وما انزل اليناالبقره: ١٣٦،رقم الحديث۴۴۸۵

[14] ۔ بلند شہری، عاشق الٰہی، انوار لبیان ۲۳۱/۱،

[15] ۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن، ۸۷/۱

[16] ۔ مسلم:جامع الصحيح ،كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ،بَابٌ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ،ح٥٣

17۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن ۲/۲۴۳

18۔ مسلم:جامع الصحیح،كِتَابُ الْإِيمَانَ،بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ،رقم الحدیث۹۵

19۔ مودودی:ابوالاعلیٰ،سید، تفہیم القرآن،۴/۱۲۵

20۔ بخاری،جامع الصحیح،كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ،بَابٌ،ح۳۳۷۰،۳۳۶۰،كِتَابُالدَّعَوَاتِ،بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۶۳۶۰،۶۳۵۸،۶۳۵۷،

21۔ مسلم: جامع الصحیح ،كِتَابُ الصَّلَاةِ،بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعْدَ التَّشهُّدِ،رقم الحدیث۶۹،۶۶،۶۵،

22۔ ابی داؤد:السنن،بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ،بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ،رقم الحدیث۹۷۹،۹۷۸،۹۷۷،۹۷۶،

23۔ نسائی:السنن،كِتَابُ السَّهْوِبَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۱۲۹۴،۱۲۹۳،۱۲۹۲،۱۲۹۱،۱۲۹۰،۱۲۸۹،۱۲۸۸،۱۲۸۷،۱۲۸۶

24۔ ابن ماجہ:السنن،كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا،بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۹۰۵،۹۰۴،۹۰۳

25۔ احمد بن حنبل:مسند احمد،مُسْنَدُ بَاقِي الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ،مُسْنَدُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ (1)رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،رقم الحدیث۱۳۹۶،ابی داؤد:السنن،بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ،بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ،رقم الحدیث۹۷۹،۹۷۸،۹۷۷،۹۷۶،

26۔ کیلانی،عبدالرحمن،تیسیر القرآن ۱/

27۔ دارمی:السنن بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۴۴۹

28۔ کیلانی،عبدالرحمن، تیسیر القرآن ۱/۷۱

29۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن ۱/۵۴

30۔ احمد بن حنبل:مسنداحمد،وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ،مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۲۴۳۲،۲۴۲۷، ابن ماجہ:السنن،كِتَابُ الْحُدُودِ،بَابُ مَنْ عَمِلَ

عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ،٢٥٦١،ابی داؤد،السنن،كِتَاب الْحُدُودِ،بَابٌ فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ،رقم الحديث٤٤٦٢، ترمذی،السنن أَبْوَابُ الْحُدُودِ،بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ،رقم الحديث١٤٥٦

31۔ پانی پتی: ثناءاللہ، قاضی، تفسیر المظہری،۹؛ پانی پتی: ثناءاللہ، قاضی، تفسیر المظہری،۹،؛ تفسیر المظہری،۹/۴۰

32۔ کاندھلوی، معارف القرآن ۱/۸۲؛ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن ۱/۲۳۵

33۔ الازہری: پیر کرم شاہ، ضیاءالقرآن ۲/۳۱۳؛ کیلانی، عبدالرحمن، تیسیر القرآن ۱/۱۷

34۔ طبری:ابن جرير ، جامع البيان في تأويل القرآن، المحقق: أحمد محمد شاكر، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ھ ۲۰۰۰ء۲۲/۲۹۵

35۔ پانی پتی: ثناءاللہ، قاضی، تفسیر المظہری،۹/۴۹

36۔ امر تسری: ثناءاللہ، تفسیر ثنائی ۱/۸۲

37۔ کاندھلوی: معارف القرآن

38۔ قرطبی: الجامع لأحکام القرآن، القاهرة، دار الکتب المصریۃ،۱،۱۹۶۴/۱۱۵

39۔ الازہری: پیر کرم شاہ، ضیاءالقرآن ۱/۵۱

40۔ الشيباني:أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد ا (المتوفى: 241هـ)، أبو عبد الله،فضائل الصحابة،٢/٥٥٦،رقم الحديث٩٥٣،بيروت ،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1403 – 1983،بزار،أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف،أبو بكر (المتوفى: 292هـ)، مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار،مُسْنَدُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،۴/۲۵۴،ح۱۴۲۴الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة،الطبعة: الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م)

41۔ السیوطی: عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین (المتوفى: 911ھ)، الدر المنثور ۷/۲۲۹، بیروت، دار الفکر، س۔ن

42۔ بلند شہری: عاشق الٰہی، انوار البیان ۴/۴۷۸

43۔ کاندھلوی: معارف القرآن ۱/

44۔ ابن ماجه: السنن، افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم،بَابُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، رقم الحدیث ۲۶۶،

45۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۱/۴۰۳

46۔ ترمذی: جامع السنن، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورہ الاحزاب، رقم الحدیث ۳۲۱۱

[47]۔ بلند شہری: عاشق الٰہی، انوار البیان، ۲۶۸/۴

[48]۔ بلند شہری: عاشق الٰہی، انوار البیان ۴۷۵/۴

[49]۔ الزمر ۳۱:۳۹

[50]۔ حاکم: امام، المستدرک علی صحیحین، کتاب العلم، ۶۱۷/۸

[51]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۱۴۳/۱

[52]۔ سیوطي: عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین، الخصائص الکبری ۵۰۰/۲

[53]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن

[54]۔ سیوطي: عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین، الخصائص الکبری ۱۹۳/۱، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، س۔ن

[55]۔ مودودی: ابوالاعلیٰ، سید تفہیم القرآن ۹/۴

[56]۔ سیوطي: عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین، الخصائص الکبری ۱۹۰/۱

[57]۔ کیلانی: عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن،

[58]۔ بخاری:جامع الصحیح،كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ وُجُوبِ القِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ،رقم الحدیث۷۵۶، مسلم:جامع الصحیح،كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ، وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا،رقم الحدیث۳۴

[59]۔ کاندھلوی: محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن ۹۶/۱

[60]۔ ابن ماجہ: سنن، کتاب افتتاح الکتاب فی الایمان وفضائل الصحابہ والعلم، باب مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، رقم الحدیث ۲۶۶

[61]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۴۰۳/۱

[62]۔ مودودی: ابوالاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ۷۰/۴

[63]۔ صحیح بخاری: کتاب الفرائض،با ب مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ،رقم الحدیث٦٧٦٦

[64]۔ مسلم:جامع الصحیح،کتاب الایمان،باب بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ،رقم الحدیث۱۱۵

[65]۔ ابو داود:السنن،ابواب النوم،باب فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ،رقم الحدیث۵۱۱۳

[66]۔ بلند شہری: عاشق الٰہی، انوار البیان ۶۴/۴

[67]۔ مالک بن انس: امام، الموطا، کتاب الجامع، باب ماجاء فی الھجر، ح۱۸۹۶

[68]۔ مودودی:ابوالاعلیٰ،سید، تفہیم القرآن۹۰/۴(تفہیم القرآن میں منقول یہ روایت احمد بن حنبل نے مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه ،مسند عبدالله بن عمرو بن العاص،رقم الحدیث۶۵۷۶کے تحت درج کی ہے)

[69]۔ الازہری: پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن۱۲۶/۱-۱۲۷(اس کا بنیادی مصدر مسلم:جامع الصحیح،کتاب الزکوٰۃ،بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا،رقم الحدیث۱۰۱۵)

[70]۔ الازہری: پیر کرم شاہ،ضیاءالقرآن۱۶۵/۱،

[71]۔ احمد بن حنبل:مسند احمد،مسندالمکثرین من الصحابه،مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،رقم الحدیث۶۵۷۶

[72]۔ بلند شہری: عاشق الٰہی،انوار البیان۵۵/۴(یہ روایت ترمذی کے دو ابواب میں مذکور ہے: ترمذی:جامع السنن،ابواب المناقب،باب فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۳۶۴۵،باب فِي بَشَاشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۳۶۴۲

[73]۔ الازہری: پیر کرم شاہ،ضیاءالقرآن۱۶۶/۱

[74]۔ بخاری:جامع الصحیح،كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ،بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ بِالهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ،رقم الحدیث،۲۹۳۱كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ،بَابُ {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى} [البقرة: 238]،رقم الحدیث۴۵۳۳،كِتَابُ المَغَازِي،بَابُ غَزْوَةِ الخَنْدَقِ وَهِيَ الأَحْزَابُ،رقم الحدیث۴۱۱۱،كِتَابُ الدَّعَوَاتِ،بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ،۶۳۹۶،

[75]۔امر تسری: ثناءاللہ،مولانا، تفسیر ثنائی۱۹/۱

[76]۔ بخاری:جامع الصحیح،كِتَابُ التَّوْحِيدِ،بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلاَمَ اللَّهِ} [الفتح: 15]،رقم الحدیث۷۵۰۱، مسلم:جامع الصحیح،كِتَابُ الْإِيمَانَ،بَابُ إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ،رقم الحدیث۱۲۹، ترمذی:جامع السنن،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الأَنْعَامِ،رقم الحدیث۳۰۷۳

[77]۔ الازہری: پیر کرم شاہ،ضیاءالقرآن۲۰۰/۱

[78]۔ کیلانی: عبدالرحمن، تیسیر القرآن۴۶/۱

[79]۔ بخاری:جامع الصحیح،کتاب الایمان،بَابٌ: الزَّكَاةُ مِنَ الإِسْلاَمِ،رقم الحدیث۴۶، مسلم:جامع الصحیح، كِتَابُ الْإِيمَانَ،بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ،رقم الحدیث۱۱

[80]۔ بلند شہری: عاشق الٰہی،انوار البیان۳۳۹/۴

[81]۔ بخاری،کتاب تیمم،رقم الحدیث۳۳۵،کِتَابُ الصَّلاَةِ،بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا،رقم الحدیث۴۳۸، مسلم:جامع الصحیح،كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ،باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا،رقم الحدیث۵۲۱،

[82]۔ مودودی:ابوالاعلیٰ،سید، تفہیم القرآن ۴/۲۶۵

[83]۔ مسلم:جامع الصحیح،کتاب الْفَضَائِلِ،بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،رقم الحدیث۲۳۷۳ ،ترمذی:جامع السنن،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،وَمِنْ سُورَةِ الزُّمَرِ،رقم الحدیث۳۲۴۵،

[84]۔ امر تسری: ثناءاللہ، مولانا، تفسیر ثنائی ۱/۴۶

[85]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۱/۳۶۵

[86]۔ الازہری: پیر کرم شاہ، ضیاءالقرآن ۱/۱۳۱

[87]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۱/۹۷

[88]۔ ترمذی:جامع السنن،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،وَمِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ،رقم الحدیث۲۹۶۹،بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِ،رقم الحدیث۳۲۴۷،أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ،بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ،رقم الحدیث۳۳۷۲،۳۳۷۱،

[89]۔ مفتی شفیع: محمد، معارف القرآن ۱/۹۹

[90]۔ الازہری: پیر کرم شاہ، ضیاءالقرآن ۱/۱۹۷